۲۶ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 188)

کیا مرید ہونا ضروری ہے؟

- پیر بنانے کا مقصد 03
- دُعا کریں، ضد نہیں! 06
- ایڈوانس کی رقم پر زکوٰۃ کا حکم 13

ملفوظات:
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیا مرید ہونا ضروری ہے؟[(1)]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔[(2)]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کیا مرید ہونا ضروری ہے؟

سُوال: بعض لوگوں کو مرید بننا سمجھ نہیں آتا، وہ سوچتے ہیں کہ کیا ضرورت ہے کسی کا مرید بننے کی؟ آزاد زندگی گزاریں، ایسے لوگوں کو کس طرح سمجھایا جائے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: دراصل سب سے بڑے پیر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فتاویٰ رضویہ میں پیری مریدی کو سُنَّت لکھا ہے۔[(3)] یاد رہے! مرید ہونا سُنَّتِ قولی ہے نہ کہ سُنَّتِ فعلی، کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے مرید نہیں ہوسکتے، ہاں! مرید ہونا صحابۂ کرام کی سُنَّتِ فعلی ہے، کیونکہ حضور نے صحابۂ کرام سے مختلف مقامات پر بیعت لی ہے، جن میں سے بیعتِ رضوان بہت مشہور ہے، اگرچہ اس دور میں لفظ "پیر و مرید" کی اصطلاح نہیں تھی، لیکن پیری مریدی کی اصل سُنَّت سے ثابت ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی ارشادِ ربّانی

---

1 یہ رِسالہ ۲۶ رَمَضانُ المبارَک (بعد نمازِ عشا) ۱۴۴۱ھ مطابق 19 مئی 2020ء کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت)

2 معجم اوسط، باب الالف من اسمه احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵۔

3 فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۵۸۶۔

ہے: ﴿ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ ﴾[1] ترجمۂ کنزالایمان: ”اور اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔“ لہٰذا ہم نے سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وسیلہ بنایا اور انہیں اپنا شیخ اور مرشد تسلیم کر لیا، ان کے وسیلے سے ہی ہمیں اللہ پاک کی پہچان ہوئی اور ہم اللہ پر ایمان لائے، نَعُوْذُ بِاللّٰہ اگر کوئی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کو نہ پہچانے تو وہ اللہ پاک کو ماننے کا لاکھ دعویٰ کرے زندیق اور کھلا کافر ہے،[2] کبھی جنت میں نہیں جائے گا۔ بہر حال پیری مریدی نیکی کا کام ہے اور ہر نیکی سے عمر بڑھتی ہے،[3] لہٰذا اس سے بھی عمر بڑھتی ہے، بظاہر ایسا لگتا ہے کہ پیری مریدی سے کوئی فائدہ نہیں ہوا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس سے کئی مشکلیں آسان ہو چکی ہوتی ہیں، کتنی مصیبتیں آنے سے پہلے ٹل چکی ہوتی ہیں، بندے کو پتا بھی نہیں ہوتا، یا سخت بیماری سے بندہ بچ جاتا ہے، یا نَعُوْذُ بِاللّٰہ گمراہ ہونے والا تھا، مرید ہونے کی برکت سے سُنِّیت پر قائم رہتا ہے، اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے دامن سے وابستہ رہتا ہے، بہر حال بہت سے فوائد ایسے ہوتے ہیں جو ہمیں نظر نہیں آتے اور ضروری نہیں کہ جو نظر نہ آئے اس کا انکار کر دیا جائے، مثلاً نیکی اور بدی لکھنے والے فرشتے نظر نہیں آتے، لیکن ان کا انکار کوئی نہیں کرتا۔ اور پھر پیری مریدی کا انکار کیونکر کیا جائے؟ جبکہ اس میں نقصان کا کوئی شائبہ بھی نہیں، نہ ہی کوئی پیسے لگتے ہیں، مرید ہونے کا فائدہ ہی فائدہ ہے، جتنے بھی اولیائے کرام اور بزرگانِ دین گزرے ہیں ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ملے گا جو کسی کا مرید نہ ہو، تو کیا تمام اولیائے کرام خطاکار ٹھہرے!

اعلیٰ حضرت کی ایک عبارت کی وضاحت!

سُوال: اعلیٰ حضرت کا پیری مریدی کے تعلق سے ایک فرمان ہے: صحتِ عقیدت کے ساتھ سلسلہ صحیحہ متصلہ میں اگر انتساب باقی رہا تو نظر والے اس کے برکات ابھی دیکھتے ہیں، جنہیں نظر نہیں وہ نزع میں قبر میں حشر میں اس کے فوائد دیکھیں گے۔[4] اس عبارت کی وضاحت درکار ہے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

---

1. پ۶، المآئدۃ: ۳۵۔
2. شفا، القسم الثانی فیما یجب علی الانام من حقوقه، الباب الاول فی فرض الایمان به...الخ، ۲/۲۔
3. ترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء لا یرد القدر الا الدعاء، ۴/ ۵۴، حدیث: ۲۱۴۶۔
4. فتاویٰ رضویہ، ۲۶/ ۵۷۰۔

www.dawateislami.net

جواب: اس کا مفہوم یہ سمجھ آتا ہے کہ صحیح اور جامع شرائط پیر کا مرید اگر صاحبِ نظر ہو تو جاگتی آنکھوں سے دیکھتا ہے کہ مرید بننے کی کیا برکتیں مل رہی ہیں! اور اگر صاحبِ نظر نہ بھی ہو تو کوئی مایوسی نہیں، مرنے کے بعد، قبر اور محشر میں اس کی برکتیں دیکھ لے گا۔

ندا دے گا منادی حشر میں یوں قادریوں کو

کہاں ہے قادری کر لیں نظارہ غوثِ اعظم کا (قبالۂ بخشش)

”غوثِ اعظم کا بندہ“ کہنا کیسا؟

سُوال: ”غوثِ اعظم کا بندہ“ کہنا کیسا؟ جبکہ بندہ تو اللہ کا ہی ہوتا ہے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: کوئی حرج نہیں! بندہ کے کئی معنیٰ ہیں، مثلاً خادم، غلام، آدمی۔ نیز پنجابی میں بھی آدمی کو بندہ کہتے ہیں، لیکن اعتراض صرف ”غوث کا بندہ“ کہنے پر ہی کیوں؟

(اِس موقع پر مفتی صاحب نے فرمایا:) مستدرک للحاکم کے حوالے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے حدیثِ مبارکہ نقل فرمائی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: میں حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی میں آپ کا خادم اور آپ کا بندہ تھا۔[1]

پیر بنانے کا مقصد

سُوال: پیر بنانے کا مقصد کیا ہوتا ہے، نیز بیعت کے وقت پیر اور مرید کیا کیا نیتیں کریں؟ (مفتی صاحب کا سُوال)

جواب: پیر بننے اور بنانے میں آخرت کا فائدہ مقصود ہونا چاہیے، کیونکہ اصل بیعت آخرت کے لئے ہی ہوتی ہے، بیعت و ارادت دنیاوی اغراض و مقاصد سے پاک ہونی چاہئیں، ہاں! ضمناً دنیاوی برکتیں بھی حاصل ہو جاتی ہیں، لیکن دنیاوی مسائل حل نہ ہونے کی وجہ سے پیر سے بدظن ہو جانا اور پیر پر اعتراض کرنا کہ پیر میری بات نہیں سنتا، میرے کام نہیں بناتا! بہت بڑی نادانی ہے، سرکار صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے ایسی بیعت کے بارے میں کہیں نہیں پڑھا جس میں حضور نے

---

1 ......مستدرک للحاکم، کتاب العلم، خطبة عمر بعد ماولی علی الناس، ۱/۳۳۲، حدیث: ۴۴۳- فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۶۶۷۔

فرمایا ہو کہ بیعت کر لو مالدار ہو جاؤ گے! یا یہ فرمایا ہو کہ میری بیعت کر لو تمہارا قرضہ اتر جائے گا! مگر فی زمانہ بعض لوگ دنیاوی مسائل حل کرنے کے لئے پیر بناتے ہیں۔ بہت پرانا واقعہ ہے: ایک صاحب نے مجھے کہا کہ میرا ایک کام کافی عرصے سے رُکا ہوا ہے پیر صاحب توجہ نہیں فرما رہے میرا کام نہیں ہو رہا، آپ مجھے اپنا مرید بنا لیجیے! میں نے کہا کہ کام تو میں بھی نہیں کروں گا، کام بنانے کے لئے تھوڑی مرید ہوا جاتا ہے۔ بہر حال انہوں نے اپنے پیر سے بیعت توڑ دی تھی میرے حلقۂ ارادت میں شامل ہو گئے۔ کافی سال پہلے ان کا انتقال ہو گیا۔ الغرض دنیاوی مقاصد کے لئے پیر نہیں بنانا چاہیے، مقامِ غور ہے کہ ہم اللہ پاک سے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے بھی تو دُعا کرتے ہیں، اگر مقصد پورا نہ ہو تو کیا خدا بدل دیتے ہیں؟ ہرگز نہیں! پھر کام پورا نہ ہونے کی وجہ سے پیر بدل دینا کون سی عقل مندی ہے؟ لہٰذا ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ نیز پیر کو بھی ثواب کی نیت سے مرید بنانا چاہیے کہ میں اس کی آخرت سنوارنے اور اس کو نماز اور سنتوں کا پابند بنانے کے لئے مرید کرتا ہوں! یہ مقصد ہرگز نہ ہو کہ میرے مریدوں کی تعداد بڑھے اور میں سب کے سامنے کہہ سکوں: "میرے مرید سب سے زیادہ ہیں!" اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے کبھی اس طرح کا دعویٰ نہیں کیا، اگرچہ لوگ کہتے ہیں کہ لاکھوں کروڑوں مرید ہیں، لیکن حقیقتِ حال اللہ ہی بہتر جانتا ہے، بس اللہ پاک مجھ سے راضی ہو جائے! پیری مریدی نیکی کی دعوت کا بہترین ذریعہ ہے، کیونکہ مرید پیر کی بات مانتا ہے، عام آدمی کی نیکی کی دعوت کا اثر اتنا نہیں ہوتا جتنا پیر کی نیکی کی دعوت کا ہوتا ہے۔ یاد رہے! ہر کوئی پیر نہیں بن سکتا، اس کے لئے چاروں شرائط کا جامع ہونا ضروری ہے۔

عیدی دینے کا انداز!

سُوال: عیدی دینے کا کیا انداز ہونا چاہیے؟

جواب: عیدی دینے کا کوئی مخصوص طریقہ نہیں ہے، البتہ! مسلمان کا دل خوش کرنے کی نیت سے عیدی دی جا سکتی ہے، نیز جس کو عیدی دی جا رہی ہے وہ اگر رشتہ دار ہو تو صلہ رحمی (یعنی رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک) کی نیت بھی کر لی جائے، یوں ہی جن بچوں کو عیدی دینے سے ان کے والدین خوش ہوتے ہوں تو عیدی دیتے ہوئے ان کے والدین کو خوش کرنے کی نیت بھی کی جا سکتی ہے۔ یاد رکھیے! یہ ضروری نہیں کہ ہر بچے کو عیدی دینے سے اس کے والدین خوش

ہوں، لہٰذا موقع کا لحاظ رکھا جائے۔

کیا عیدی لفافے میں دینی چاہیے؟

سُوال: عیدی لفافے میں دینا بہتر ہے یا بغیر لفافے کے؟ (سائل: سلمان عطاری)

جواب: بچوں کو بغیر لفافے کے عیدی دینا بہتر ہے، کیونکہ نئے اور کڑک نوٹ دیکھ کر بچے زیادہ خوش ہوتے ہیں۔ ہاں! عُلما اور مشائخ کو احتراماً لفافے میں پیسے دیے جائیں تاکہ دوسروں پر ظاہر نہ ہو۔

مٹھی بند کر کے نذرانہ دینا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ مٹھی بند کر کے نذرانہ یا چندہ دیتے ہیں جس کی وجہ سے لوگوں کو لگتا ہے کہ بہت پیسے دیئے ہوں گے، حالانکہ دس بیس یا سو روپے ہی دیئے ہوتے ہیں۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (سائل: سلمان عطاری)

جواب: مٹھی بند کر کے نذرانہ دینا تو پھر بھی سمجھ آتا ہے، لیکن مجھے لوگوں نے کئی بار دعا کی پرچی اس طرح دی ہے بندہ شرم سے پانی پانی ہو جائے، کیونکہ دیکھنے والے تو یہی سمجھتے ہوں گے کہ "مولانا کو بڑے نذرانے مل رہے ہیں!" شاید لوگ مٹھی بند کر کے اہتمام کے ساتھ دینے کو ہی نذرانہ سمجھتے ہیں، جبکہ حدیث پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّات یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[1] جس نے دس روپے چُھپا کر جھولی میں ڈالے ہیں اس کے بارے میں حسنِ ظن ہو سکتا ہے، ممکن ہے اس نے جھولی پھیلانے والے کی حوصلہ افزائی کی نیت سے جھولی میں پیسے ڈالے ہوں کہ اگر کوئی بھی کچھ نہ دے تو جھولی پھیلانے والے کا دل ٹوٹے گا، یا یہ سوچ کر دیئے ہوں گے کہ بعد میں بھول نہ جائے یا ارادہ نہ بدل جائے، نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ غریب ہو اور شرم کی وجہ سے کسی کو دکھانا نہ چاہتا ہو، بہرحال غریب کے لئے تو دس روپے بھی بہت ہوتے ہیں۔

قرآن کریم کو کیسے سمجھیں؟

سُوال: قرآن کریم کو سمجھنے کے لئے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: کسی اچھے استاد سے قرآن پڑھنا سیکھیں، اس کے لئے مدرسۃ المدینہ بالغان میں داخلہ لے سکتے ہیں اور اگر

---

1 ...بخاری، کتاب الایمان، باب ما جاء ان الاعمال بالنیۃ والحِسبۃ... الخ، ۱/ ۳۴، حدیث: ۵۴۔

قرآن کریم کو سمجھنا ہو تو مکتبۃ المدینہ کی 10 جلدوں پر مشتمل تفسیر "صراط الجنان"[1] کا مطالعہ فرمائیں، ہر جلد میں تین پاروں کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ آپ اس تفسیر کو عشقِ رسول سے لبریز اور عقائد و اعمال کی اصلاح کرتا پائیں گے۔ تفسیر "صراط الجنان" ہر گھر میں ہونی چاہیے، اس کو پڑھیں اِنْ شَآءَ اللّٰه بہت ساری معلومات حاصل ہوں گی۔

کیا میاں بیوی کے بات نہ کرنے سے نکاح ٹوٹ جائے گا؟

سُوال: میاں بیوی سال بھر بات نہ کریں تو کیا نکاح ٹوٹ جائے گا؟ (سائل: محسن عطاری، ملتان)

جواب: جب تک شوہر طلاق نہ دے یا نکاح کو فاسد کرنے والا کوئی کام نہ کرے تب تک نکاح نہیں ٹوٹے گا، اگرچہ میاں بیوی سو سال تک بات نہ کریں۔

دُعا کریں، ضد نہیں!

یاد رکھیے! دُعا میں ضد نہیں کرنی چاہیے، بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں اس طرح عرض کرنا چاہیے کہ "یا اللہ اگر میرے حق میں بہتر ہو تو حاجت پوری فرما!" یوں ہی اگر مال و دولت میں اضافے کی دُعا کرنی ہو تو یوں دُعا کریں کہ "اگر میرے حق میں بہتر ہو تو میں مال دار ہو جاؤں!" ورنہ ہو سکتا ہے کہ بندہ مال دار تو ہو جائے، لیکن اس مال کی وجہ سے تکبر کی آفت یا دیگر گناہوں میں مبتلا ہو جائے، کیونکہ مال دار کے لئے گناہ کرنا آسان ہوتا ہے، بلکہ کئی گناہ ایسے ہوتے ہیں جو مال داری میں ہی کیے جاسکتے ہیں، غربت میں نہیں کیے جاسکتے، لہٰذا ہمیشہ اللہ پاک سے یہی دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہماری بہتری پر نظر فرمائے اور جو ہمارے حق میں بہتر ہو وہ عطا کرے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے: ﴿وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ-وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّ هُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ-وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۠﴾[2] ترجمۂ کنزالایمان: "اور قریب ہے

---

1. "صراط الجنان فی تفسیر القرآن" یہ تفسیر شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری مُدَّ ظِلُّہُ الْعَالِی کی تحریر کردہ ہے جو 10 جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس تفسیر میں دیگر تفاسیر اور علومِ اسلامیہ پر مشتمل کتب سے کلام شامل کیا گیا ہے۔ حسب موقع اعمال کی اصلاح اور معاشرتی برائیوں سے متعلق مفید مضامین بھی شامل کئے گئے ہیں۔ مختلف مقامات پر عقائدِ اہلِ سُنَّت اور معمولاتِ اہلِ سُنَّت کی دلائل کے ساتھ وضاحت کی گئی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیر اہلِ سُنَّت)
2. پ۲، البقرۃ: ۲۱٦۔

کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" بعض مائیں اپنی اولاد کو بد دعائیں دیتی ہیں کہ تو پھٹ پڑے، تیری ٹانگ ٹوٹ جائے وغیرہ، اگر ان بد دعاؤں کا اثر ظاہر ہو جائے اور اولاد واقعی پھٹ پڑے یا اس کی ٹانگ ٹوٹ جائے یا آنکھیں پھوٹ جائیں تو رونا بھی ان ماؤں کو ہی پڑے گا۔ اللہ پاک کا ان بدُدعاؤں کو قبول نہ کرنا بھی اس کا کرم ہی ہے، وہ بہتری پر نظر فرماتا ہے۔ بہر حال بد دعائیں نہیں دینی چاہئیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ قبولیت کی گھڑی ہو اور بدُدعا پوری ہو جائے۔

زمخشری معتزلی ایک رائٹر گزرا ہے جو علما میں بہت معروف ہے، امام غزالی سے بھی پہلے کا ہے، اس کا واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک بار یہ بچپن میں کھیل رہا تھا، ایک چڑیا جس کی ٹانگ میں اس نے دھاگا باندھ رکھا تھا دیوار کے سوراخ میں گھس گئی، اس نے دھاگا کھینچا تو ٹانگ ٹوٹ کر دھاگے کے ساتھ آ گئی، زمخشری کی ماں جو یہ منظر دیکھ رہی تھی اُس کا دل بھر آیا اور اس نے جذبات میں یہ کہہ دیا "اللہ تجھے اس سے پہلے موت نہ دے جب تک تیری ٹانگ نہ ٹوٹے!" وقت گزر گیا، ایک بار یہ سفر پر روانہ ہوا تو راستے میں ایسا حادثہ پیش آیا کہ اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی، بالآخر اس کو ٹانگ کٹوانی پڑی اور وہ لنگڑا ہو گیا۔[1] غور کریں! زمخشری اتنا ذہین تھا، اس نے اپنے شعبے میں بڑی ترقی کی، لیکن ماں کی بد دعا نے اسے لنگڑا کر دیا۔

"راہِ سلوک کے مسافر" سے کون مراد ہیں؟

سُوال: کتابوں میں لکھا ہوتا ہے "راہِ سلوک کے مسافر" اس سے کون مراد ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: یہ طریقت کی اصطلاح ہے، سلوک کا معنیٰ "چلنا" ہے اور تصوف میں سالک سے مراد تصوف کی راہ پر چلنے والا۔

طریقت شریعت سے جُدا نہیں!

سُوال: بعض لوگ طریقت کو شریعت سے جُدا مانتے ہیں اور وہ صرف طریقت اور فقیری کی ہی بات کرتے ہیں، آپ یہ ارشاد فرمایئے کیا واقعی شریعت و طریقت الگ الگ ہیں یا دونوں ایک ہی ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت میں

[1] ...... حیاۃ الحیوان الکبریٰ، باب العین المھملۃ، ۲/ ۱۶۳۔

باہم (یعنی آپس میں) اصلاً کوئی تخالف (اختلاف) نہیں، اس کا مدعی (یعنی یہ کہنے والا کہ ان میں ٹکراؤ ہے) اگر بے سمجھے کہے تو نرا جاہل ہے اور سمجھ کر کہے تو گمراہ بددین، شریعت حضور اقدس سید عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال ہیں، اور طریقت حضور کے افعال اور حقیقت حضور کے احوال اور معرفت حضور کے علومِ بے مثال۔[1] ہمارے معاشرے میں ایسا طبقہ بھی ہے جو خود کو دین سے آزاد سمجھتا ہے اور کہتا ہے "مولوی اور فقیر کی بنتی نہیں ہے، ہم فقیر لوگ ہیں" یہ جاہل لوگ شریعت کی تحقیر کرتے اور شریعت کی باتوں کو "مولویوں کی باتیں" کہتے ہیں، بعض اوقات کفریات تک بکنے سے بھی گریز نہیں کرتے، مزارات پر بیٹھ کر نشے کر رہے ہوتے ہیں، جب مزارات پر عرس ہوتے ہیں تو ملنگوں کی ایک تعداد جمع ہو کر رنگ رلیاں منا رہی ہوتی ہے، یوں ہی بعض جاہل پیر جو حقیقت میں پیر تو کیا مرید بننے کے لائق بھی نہیں ہوتے، یہ لوگ ہاتھوں میں کڑے پہنے، عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال رکھے بیٹھ کر نعرے مار رہے ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ہم فقیر لوگ پہنچے ہوئے ہیں! بالکل یہ لوگ پہنچے ہوتے ہیں، لیکن شیطان تک، کیونکہ رحمٰن تک پہنچنے والا وہی ہوتا ہے جو عالمِ دین ہو اور اپنے کامل پیر کی ہدایات کے مطابق راہِ سلوک کی منزلیں طے کرتا ہو، یاد رکھیے! پیر کے لئے عالم ہونا شرط ہے ورنہ پیر نہیں بن سکتا۔[2] جو شریعت کے مطابق ہر قدم رکھتا ہو حقیقت میں رب تک وہی پہنچے گا، ورنہ اس طرح کے زندیق و بدبخت لوگ بھی ہوتے ہیں جنہیں شریعت کا علم نہیں ہوتا اور نہ جانے وہ کیا کیا بک رہے ہوتے ہیں! چرس اور بھنگ پی کر شیطان کے قدموں تک پہنچتے اور اس سے لپٹے ہوتے ہیں، تصوف کی بعض باتیں کتابوں سے رٹ کر لوگوں کے سامنے بول کر بیوقوف بناتے ہیں، ان کی باتیں سننا تو دور کی بات ہے، ایسوں کو دیکھنا بھی نہیں چاہیے کہ ان کے چنگل میں آجائیں، ہم اچھے، ہمارے علما اچھے اور ہماری سنیت اچھی، میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اپنے دور کے بہت بڑے عالم تھے، ہم نے ان کا ہی دامن پکڑا ہے اور اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے کہ یہ ہمیں سرکار غوث پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے قدموں سے ہوتے ہوئے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک پہنچا دیں گے اور ہم جنت میں آقا کے پیچھے پیچھے چلے جائیں گے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۴۵۹۔ 2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۶۰۳۔

حاجتیں پوری ہونے کا وظیفہ

سُوال: جائز حاجتیں پوری ہونے کا وظیفہ ارشاد فرما دیجیے۔

جواب: اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے رہیں۔ نیز جمعہ کو عصر کی نماز کے بعد جس جگہ نماز پڑھی ہے وہیں بیٹھ کر ”یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ“ پڑھتے رہیں، درمیان میں اوّل آخر درود شریف بھی پڑھ لیں، جب سورج ڈوبنے کا یقین ہو جائے تو اپنی جائز حاجت پوری ہونے کی دعا مانگیں، جمعہ کے علاوہ دیگر ایام میں بھی یہ وظیفہ کر سکتے ہیں، البتہ! جمعہ کے دن کرنا زیادہ اچھا ہے۔ یوں ہی حدیثِ پاک میں ”صلاۃ الحاجات“ بیان فرمائی گئی ہے جس کا طریقہ ”مدنی پنج سورہ“ میں موجود ہے،(1) وہ بھی ادا کر سکتے ہیں، آپ کے حق میں بہتر ہوا تو حاجت پوری ہو جائے گی۔

بے پیروں کی عیّاری!

سُوال: آپ نے جعلی پیروں کی مذمت فرمائی جو دین و شریعت سے خود کو آزاد سمجھتے اور اپنے آپ کو مجذوب و فقیر بتاتے پھرتے ہیں۔ ہمارے گرد و پیش ایسا طبقہ بھی ہے جو طریقت و بیعت کا مخالف ہے اور وہ ”بے پیر“ طبقہ جعلی پیروں کی گندی حرکتوں کو دلیل بنا کر لوگوں کو پیرانِ عظام اور طریقت و بیعت سے بدظن کرنے کے درپے ہے، ایسے لوگوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (مفتی صاحب کا سُوال)

---

(1)...... صدرُ الشریعہ بدرُ الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نمازِ حاجت کا طریقہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے: جب حُضُورِ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی اَہم معاملہ پیش آتا تو نماز پڑھتے۔ (ابوداود، کتاب التطوع، باب وقت قیام النبی من اللیل، ۲/ ۵۲، حدیث: ۱۳۱۹۔) اس کے لیے دو یا چار رَکعت پڑھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”پہلی رَکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃُ الکُرسی پڑھے اور باقی تین رَکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ایک ایک بار پڑھے تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قَدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔“ مشائخِ کرام فرماتے ہیں: ہم نے یہ نَماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن اَوفیٰ رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ سے روایت ہے کہ حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: جس کی کوئی حاجت اللہ پاک کی طرف ہو یا کسی بنی آدم (یعنی انسان) کی طرف تو اچھی طرح وُضو کرے پھر دو رَکعت نماز پڑھ کر اللہ پاک کی ثنا کرے اور نبی صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر دُرُود بھیجے پھر یہ پڑھے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّ السَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ہَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ہِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَہَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ، ۲/ ۲۱، حدیث: ۴۷۸۔ بہارِ شریعت، ۱/ ۶۸۵، حصہ: ۴۔)

جواب: سُوال میں مجذوب کا ذکر ہوا۔ مجذوب ولایت کی ایک قسم ہے، البتہ! اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ نے فرمایا ہے: مجذوب سے سلسلہ آگے نہیں چلتا۔[1] بعض لوگ مجذوب جیسا ڈھونگ رچاتے، ہر وقت فضا میں گھورتے رہتے، جھٹکے مارتے اور نعرے لگاتے رہتے ہیں اور لوگ سمجھتے ہیں کہ بہت پہنچا ہوا مجذوب ہے! لیکن حقیقت میں وہ مجذوب نہیں ہوتے، ان کے دامِ فریب میں نہیں پھنسنا چاہیے، یاد رہے! حقیقی مجذوب کی پہچان کرنا بہت مشکل ہے۔ رہی بات اُن لوگوں کی جو اِن جعلی پیروں کے کالے کرتوتوں کو دلیل بنا کر مردانِ حق کو ہدفِ تنقید بناتے ہیں، حالانکہ جعلی پیروں کا جتنا رَد ہم کرتے ہیں اتنا شاید ہی کوئی اور کرتا ہو! ہم خود کہتے ہیں کہ ایسے پیروں فقیروں کا سُنّیت سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ خود بھی ڈوبتے ہیں، دوسروں کو بھی ڈبو دیتے ہیں، لیکن اس کے باوجود "بے پیر" لوگ ان جاہلوں کو ہماری فہرست میں ڈالتے ہیں جن کو ہم نے اپنی فہرست سے نکالا ہوا ہے، حتّٰی کہ معاشرے میں ایک ایسا ٹولا بھی پایا جاتا ہے جس نے باقاعدہ ویب سائٹ کھولی ہوئی ہے اور اسے علما و مشائخِ اہلِ سُنَّت کو بدنام کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے، ایسے خائنین (خیانت کرنے والوں) سے بھی بچنا چاہیے۔ دراصل ان کو تکلیف جاہل پیروں سے نہیں، بلکہ اہلِ حق سے ہے، کیونکہ چرسیوں، موالیوں اور بھنگڑے باز ملنگوں سے کوئی متاثر نہیں ہوتا، جبکہ عِلمِ دین اور حق کو بیان کرنے والے علما و مشائخِ اہلِ سُنَّت دینِ اسلام کے سَپُوت اور اسے پھیلانے والے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے مخالفین کو ان سے چڑ ہوتی ہے، لہٰذا ان (مخالفین) کی باتیں اور دلائل نہیں سننے چاہئیں، یہ ایسے ظالم لوگ ہیں کہ ہمارے جشنِ ولادت میں جھومنے کا بھی مذاق بناتے ہیں! مجھے کسی نے بتایا تھا کہ یہ لوگ میری جشنِ ولادت میں جھومنے والی ویڈیو اپنی ویب سائٹ پر میوزک کے ساتھ چڑھاتے ہیں، تاکہ لوگ سمجھیں کہ الیاس قادری ناچ رہا ہے! بہرحال یہ لوگ جلتے ہیں اور جلتے ہی رہیں گے۔

منکر کے لئے نارِ جہنم ہے مناسب
جو آپ سے جلتا ہے وہ جل جائے تو اچھا

جو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمتوں سے جلتا ہے اسے جل ہی جانا چاہیے، یہ لوگ ہم سے نہیں، بلکہ سرکار کی

---

1 ...... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۴۴۴۔

عظمتوں سے جلتے ہیں! کیونکہ ہم تو عظمتِ مصطفےٰ کو بیان کرتے ہیں، ورنہ ہم نے کون سا ان کی جائیداد چھینی ہے! اللہ کریم ایسے لوگوں کو ہدایت دے اور سچی توبہ نصیب فرمائے۔

کیا میت کے گھر والے عید نہیں منا سکتے؟

سُوال: گھر میں کسی کا انتقال ہو جائے اور عید قریب ہو تو کیا گھر والے نئے کپڑے پہن سکتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: میت کا سوگ تین دن تک ہے۔[1] اگر تین دن گزر چکے ہیں تو عید کی خوشی منائی جائے گی۔ یاد رہے! عید میں نئے کپڑے پہننا ضروری نہیں، ہاں! نئے یا دھلے ہوئے عمدہ کپڑے پہننا مستحب ہے،[2] کیونکہ عید کے دن خوشی ظاہر کرنا سُنّتِ مستحبہ ہے۔[3] البتہ! بیوی کے لئے اس کے شوہر کا سوگ چار مہینے دس دن ہے،[4] لٰہذا اس دوران اگر عید آ گئی تو یہ عمدہ کپڑے نہیں پہن سکتی، نہ زیور پہن سکتی ہے۔

میت کی موجودگی میں چولہا جلانا کیسا؟

سُوال: کیا میت کی موجودگی میں کھانا بنانے کے لئے گھر کا چولہا جلانا جائز ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: بالکل جلا سکتے ہیں، کوئی حرج نہیں۔[5]

گھر والے بیوی سے ناراض ہوں تو شوہر کیا کرے؟

سُوال: میرے گھر والے میری بیوی سے راضی نہیں، وہ مجھے تو گھر آنے دیتے ہیں لیکن کہتے ہیں "تمہاری بیوی آئی تو اسے بھگا دیں گے" ایسی صورت میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سُوال)

جواب: ظاہر ہے ماں باپ ہیں ان کے پاس جانا چھوڑ تو نہیں سکتے، ہاں! موقع پا کر ان کو نیکی کی دعوت دینی چاہیے، نیز اگر کوئی مسئلہ ہو جس کی وجہ سے والدین ناراض ہوں تو اسے حل کرنا چاہیے، ممکن ہے بیوی کی بد اخلاقی کی وجہ سے گھر والے

---

1 ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب حد المراۃ علی غیر زوجھا، ۱/۴۳۳، حدیث: ۱۲۸۱۔
2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب السابع عشر فی صلاۃ العیدین، ۱/۱۴۹۔
3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۲۳۷۔
4 ...... بخاری، کتاب الجنائز، باب حد المراۃ علی غیر زوجھا، ۱/۴۳۳، حدیث: ۱۲۸۱۔ 5 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۹۰۔

ناراض ہوں، بہر حال معافی مانگ کر صلح صفائی کی صورت نکالنی چاہیے۔

بچوں کا مَردوں کی صف میں کھڑا ہونا کیسا؟

سُوال: نمازی کے ساتھ نابالغ بچہ نماز پڑھنے کھڑا ہو جائے تو کیا اس شخص کی نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: بچہ برابر میں کھڑا ہو گیا تو اس میں نمازی کا کیا قصور ہے؟ ہاں اگر صفیں قائم ہوتے وقت ایک ہی سمجھ دار بچہ موجود ہو جو نماز کو سمجھتا ہو تو وہ پہلی صف میں کھڑا ہو سکتا ہے اور اگر ایک سے زائد بچے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ ان کی صف پیچھے بنائی جائے،[1] لیکن نماز توڑ کر یا ڈانٹ کر انہیں پیچھے نہ کیا جائے کہ اس طرح ان کی دل آزاری ہو گی۔ بعض لوگ بچوں کو ڈانٹ کر یا گھسیٹ کر پیچھے کر دیتے ہیں، یہ غلط طریقہ ہے، یوں بچے مسجد سے دور ہوں گے اور انہیں مسجد سے وحشت ہو گی، لہٰذا بچوں کو محبت اور شفقت کے ساتھ پیچھے کیا جائے، اور اگر نا سمجھ بچہ صف میں کھڑا ہو جو نماز کو نہ سمجھتا ہو تو اس سے قطعِ صف (صف کو کاٹنا) لازم آئے گا جو کہ حرام ہے۔[2]

لوگوں کے کہے بغیر کسی کو ان کا سَلام پہنچانا کیسا؟

سُوال: کوئی کسی سے کہے کہ "لوگوں نے آپ کو سلام کہا ہے" حالانکہ ہر فرد نے نہیں کہا ہوتا تو کیا یہ جھوٹ ہو گا؟[3]

جواب: اگر سب نے اسے اپنا وکیل بنایا ہے کہ "ہمارا سَلام پہنچا دو" تو ٹھیک ہے، ورنہ درست نہیں۔ لوگ عموماً مجھے کہتے

---

1 ...... اس مسئلے کے ضمن میں فتاویٰ رضویہ جلد 7 صفحہ نمبر 207 سے ایک سُوال جواب پیشِ خدمت ہے: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک سمجھ وال (سمجھ دار) لڑکا آٹھ نو برس کا جو نماز خوب جانتا ہے، اگر تنہا ہو تو آیا اسے یہ حکم ہے کہ صف سے دور کھڑا ہو یا صف میں بھی کھڑا ہو سکتا ہے؟ جواب: صورتِ مُسْتَفْسَرَہ (یعنی پوچھی گئی صورت) میں اسے صف سے دور یعنی بیچ میں فاصلہ چھوڑ کر کھڑا کرنا تو منع ہے۔ کیونکہ ممیز بچے (جو نماز کو جانتا ہو) کی نماز قطعاً صحیح ہے اور حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے صفوف میں خلا نہ چھوڑنے اور متصل رکھنے کا حکم دیا ہے اور اس کے خلاف پر نہی شدید فرمائی ہے۔ اور یہ بھی کوئی ضروری امر نہیں کہ وہ صف کے بائیں ہی ہاتھ کو کھڑا ہو، علماء اسے صف میں آنے اور مردوں کے درمیان کھڑے ہونے کی صاف اجازت دیتے ہیں۔ بعض بے علم جو یہ ظلم کرتے ہیں کہ لڑکا پہلے سے داخل نماز ہے اب یہ آئے تو اسے نیت بندھا ہوا ہٹا کر کنارے کر دیتے اور خود بیچ میں کھڑے ہو جاتے ہیں یہ محض جہالت ہے، اسی طرح یہ خیال کہ لڑکا برابر کھڑا ہو تو مرد کی نماز نہ ہو گی غلط وخطا ہے جس کی کچھ اصل نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۲۰۹ ملتقطاً)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۱۵۰۔

3 ...... یہ سُوال شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنّت)

ہیں کہ "ہمارے سب گھر والوں یا گاؤں والوں نے آپ کو سلام کہا ہے" اگر واقعی سب نے وکیل بنایا ہو تو حرج نہیں، ورنہ اپنی طرف سے اس طرح نہیں کہنا چاہیے۔

ایڈوانس کی رقم پر زکوٰۃ کا حکم

سُوال: جس مکان میں ہم رہتے ہیں ہم نے اس کے ایڈوانس کی رقم چالیس ہزار روپے دی ہے، کیا ان پر زکوٰۃ ہو گی؟

جواب: ایڈوانس کی رقم کے مالک آپ ہی ہیں، لہٰذا دیگر شرائط پائی جانے کی صورت میں اس پر بھی زکوٰۃ ہو گی۔[1]

چاشت کی نماز کا وقت اور طریقہ

سُوال: چاشت کی نماز کا وقت کیا ہے؟ نیز اس کی ادائیگی کا طریقہ بھی بیان فرما دیجیے۔(سائل: قدیر احمد، قصور)

جواب: اشراق کے ساتھ ہی چاشت کا وقت بھی شروع ہو جاتا ہے، البتہ! جب سورج گرم ہو جائے اس وقت چاشت کی نماز پڑھنا اچھا ہے، مگر ضحوۂ کبریٰ سے پہلے پڑھے، اگر کسی نے اشراق کے ساتھ ہی چاشت کی دو رکعت بھی پڑھ لیں تو ہو گئی۔ نمازِ چاشت مستحب ہے، کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں۔[2] حدیث پاک میں ہے: جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ پاک اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔[3]

❁❁❁❁

---

1 ...کرایہ کے مکان پر ایڈوانس کی مد میں دی جانے والی رقم بظاہر امانت ہوتی ہے لیکن حقیقتاً قرض کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ معروف و معہود بین النّاس (یعنی لوگوں کے درمیان) یہی (مشہور) ہے کہ مالک مکان اس رقم کو استعمال کرے گا اور مکان خالی کرنے پر ادا کرے گا اور یہی قرض کا مفہوم ہے۔ قاعدہ مسلمہ ہے "المعروف کالمشروط" یعنی جو معروف ہے وہ مشروط کی طرح ہے۔ لہٰذا اگر کرایہ دار پہلے سے مالک نصاب ہو یا اب ایڈوانس کی رقم تنہا طور پر یا دیگر اموالِ زکوٰۃ سے ملانے پر نصاب مکمل ہو جاتا ہو تو نصاب کا سال پورا ہونے پر حاجتِ اصلیہ اور قرض کو منہا کرنے (یعنی الگ کرنے) کے بعد بقیہ رقم حدِ نصاب کو پہنچتی ہو تو سال کے اختتام پر جو رقم موجود ہو خواہ یہی ایڈوانس کی مد میں دی جانے والی رقم اور دیگر اموالِ زکوٰۃ ان سب پر زکوٰۃ دینا فرض ہو گی۔ ہاں اس ایڈوانس والی رقم پر زکوٰۃ کی ادائیگی کا مطالبہ جب ہو گا جب اسے اس رقم میں سے کم از کم خمس یعنی پانچواں حصہ وصول ہو جائے گا۔(فتاویٰ اہلِ سنّت، احکام الزکوٰۃ، ص ٢٧٠)

2 ...درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ٢/ ٥٦٣ تا ٥٦٤۔

3 ...ترمذی، کتاب الوتر، باب ما جاء فی صلاۃ الضحیٰ، ٢/ ١٧، حدیث: ٤٧٢۔

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرود شریف کی فضیلت	1	”راہِ سلوک کے مسافر“ سے کون مراد ہیں؟	7
کیا مرید ہونا ضروری ہے؟	1	طریقت شریعت سے جُدا نہیں!	7
اعلیٰ حضرت کی ایک عبارت کی وضاحت!	2	حاجتیں پوری ہونے کا وظیفہ	9
”غوثِ اعظم کا بندہ“ کہنا کیسا؟	3	بے پیروں کی عیّاری!	9
پیر بنانے کا مقصد	3	کیا میت کے گھر والے عید نہیں منا سکتے؟	11
عیدی دینے کا انداز!	4	میت کی موجودگی میں چولہا جلانا کیسا؟	11
کیا عیدی لفافے میں دینی چاہیے؟	5	گھر والے بیوی سے ناراض ہوں تو شوہر کیا کرے؟	11
مٹھی بند کر کے نذرانہ دینا کیسا؟	5	بچوں کا مَردوں کی صف میں کھڑا ہونا کیسا؟	12
قرآنِ کریم کو کیسے سمجھیں؟	5	لوگوں کے کہے بغیر کسی کو ان کا سلام پہنچانا کیسا؟	12
کیا میاں بیوی کے بات نہ کرنے سے نکاح ٹوٹ جائے گا؟	6	ایڈوانس کی رقم پر زکوٰۃ کا حکم	13
دُعا کریں، ضد نہیں!	6	چاشت کی نماز کا وقت اور طریقہ	13

ماخذ و مراجع

قرآن پاک	کلامِ الٰہی	
نام کتاب	**مصنف / مؤلف / متوفی**	**مطبوعات**
بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ-
ابو داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
مستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ-
معجم اوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
شفا	القاضی ابو الفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ
درمختار	علامہ علاؤ الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
فتاویٰ ہندیۃ	شیخ نظام الدین و جماعت علمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
حیاۃ الحیوان الکبریٰ	کمال الدین محمد بن موسیٰ الدمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور
ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفےٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
فتاویٰ اہل سنّت	مجلس افتاء	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **"غورِ فکر"** کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔" اِنْ شَآءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ۔

978-969-722-048-9
01013091

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net